دکھائی نہیں دیتی، شمالی امریکہ میں جو بات سب سے زیادہ تکلیف دہ محسوس ہوئی وہ یہ ہے کہ یہاں پاکستان کے حالات اور خبروں سے آگاہی کا کوئی انتظام نہیں ہے۔ لندن میں روزنامہ جنگ کی اشاعت کے باعث برطانیہ اور قریب کے یورپی ممالک میں پاکستانی باشندے اپنے وطن کے حالات اور ایک دوسرے کی سرگرمیوں سے باخبر رہتے ہیں لیکن ریاست ہائے متحدہ امریکہ اور کینیڈا میں ایسا کوئی انتظام نہیں ہے اور پاکستانیوں کے ایک دوسرے سے بے خبر اور بے ربط رہنے کی ایک بڑی وجہ یہ بھی ہے۔

پاکستان سے جنگ اور نوائے وقت آتے ہیں لیکن ہفتے میں ایک یا دو دفعہ اور وہ بھی بہت پرانے ہوتے ہیں۔ ۱۸ ؍نومبر کی شام کو ایک پاکستانی کی دکان سے روزنامہ جنگ لاہور کا ایک پرچہ میسر آیا جوان کے بقول تازہ تھا مگر ۹ ؍نومبر کا تھا۔ جو وہاں ایک ہفتہ کے بعد دو ڈالر میں ملا یعنی تقریباً چالیس پاکستانی روپے میں ایک ہفتہ پرانا اخبار یہاں پڑھنے کو ملتا ہے۔

میں لندن سے ۱۳ ؍نومبر کو امریکہ کے لیے چلا تھا اور جنگ لندن میں وہ اکثر خبریں پڑھ چکا تھا جو پانچ دن بعد ٹورانٹو میں تازہ سمجھ کر دوبارہ پڑھنا پڑیں۔

شمالی امریکہ کے دونوں ممالک کینیڈا اور یو۔ ایس۔ اے میں آباد پاکستانیوں کی تعداد ایک محتاط اندازے کے مطابق دس لاکھ سے متجاوز ہے۔ ان کے لیے جنگ لندن کی طرز پر ایک اردو روزنامہ کی اشاعت انتہائی ضروری ہے کوئی بھی قومی روزنامہ ہمت سے کام لے تو یہ اس کے لیے خسارے کا سودا نہیں ہوگا ٹورانٹو میں الہلال، آزاد، پیغامبر اور امروز کے عنوان سے متعدد پندرہ روزہ اور ماہانہ اخبارات نظر سے گزرے جو نہ ہونے سے بہرحال بہتر ہیں مگر ان میں خبریں پرانی ہوتی ہیں اور معیار بھی کچھ زیادہ بہتر نہیں ہے بلکہ ایک اخبار تو کسی خوشنویس کی بجائے آدھے سے زیادہ عام ہاتھ سے لکھا ہوا ہے علاوہ ازیں ان اخبارات میں اپنے ہم وطنوں کو وطن کی تازہ خبریں پہنچانے کی بجائے اشتہارات کے حصول کا رجحان زیادہ نمایاں نظر آتا ہے۔

حافظ سعید احمد صاحب، عبدالقادر پٹیل صاحب اور دیگر احباب کا تقاضا تھا کہ کچھ دن اور ان کی میزبانی سے استفادہ کروں مگر پروگرام میں گنجائش کم تھی پھر یہ پہلی

بقیہ صفحہ ۴۶ پر